جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: محمد حسن الیاس

قبروں کی پرستش

— ۱ —

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا[1]، قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «أُولَئِكِ [قَوْمٌ][2] إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ، أُولَئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ]»[3].

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو آپ کی کسی بیوی نے اُس گرجے کا ذکر کیا جو اُنھوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا اور جس کا نام ''ماریہ'' تھا۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے) ام سلمہ اور ام حبیبہ چونکہ حبشہ جا چکی تھیں تو اُنھوں نے بھی اُس گرجے کی خوب صورتی اور اُس میں تصویروں کے بارے میں بیان کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ سنا تو اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: وہ اِسی طرح کے لوگ ہیں کہ جب اُن میں کوئی صالح آدمی مر جاتا ہے تو اُس کی قبر پر کوئی عبادت گاہ تعمیر کرتے، پھر اُس میں وہ صورت بنا لیتے تھے[۱]۔ قیامت کے دن یہی لوگ اللہ کے نزدیک بد ترین خلائق ہوں گے[۲]۔

۱۔ یعنی وہ صورت جس کا ذکر تم دونوں حبشہ کے گرجے سے متعلق کر رہی ہو۔

۲۔ یعنی وہ بھی جو قبروں پر عبادت گاہیں بناتے اور وہ بھی جو اپنے صالحین کی تصویریں اُن میں آویزاں کرتے ہیں۔ اِس سے واضح ہے کہ اِسی نوعیت کی تصویریں ہیں، جن کے بنانے والوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اُنھیں عذاب کی وعید سنائی ہے۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۱۲۶۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

موطا امام مالک، رقم ۱۰۵۸۔ الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، رقم ۲۰۴۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۱۵۷۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۸۷۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۶۶۴۔ مسند احمد، رقم ۲۳۶۹۷۔ صحیح بخاری، رقم ۴۱۲، ۳۶۰۹۔ صحیح مسلم، رقم ۸۲۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۴۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۶۹۷۔ مسند ابو یعلیٰ، رقم ۴۵۶۰۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۷۷۲۔ مسند سراج، رقم ۴۹۷، ۴۹۸۔ مستخرج ابو عوانہ، رقم ۹۱۵، ۹۱۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۲۶۰۔ المسند المستخرج علیٰ صحیح مسلم، ابو نعیم، رقم ۱۰۲۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۶۷۲۔

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۱۵۷۶۔

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۸۲۷۔

— ۲ —

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ[۱]، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجْلِسُوا عَلَى

الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا».

ابو مرثد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ اُن کی طرف رخ کر کے کبھی نماز پڑھو۔[1]

۱۔ یہ، ظاہر ہے کہ سد ذریعہ کا حکم ہے اور اِس لیے دیا گیا ہے کہ یہ قبریں کسی وقت لوگوں کے لیے سجدہ گاہ نہ بن جائیں، اور اِس کے نتیجے میں وہ شرک جیسے جرم کے مرتکب ہونے لگیں۔ چنانچہ یہی ہدایت ہے، جس کی خلاف ورزی کے نتائج ہم بعد کے زمانوں میں صالحین کے مقبروں پر دیکھتے ہیں۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۱۶۲۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو مرثد رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند احمد، رقم ۱۶۸۸۱، ۱۶۸۸۲۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۴۸۱۔ صحیح مسلم، رقم ۱۶۲۰۔ سنن ترمذی، رقم ۹۶۹۔ سنن ابو داؤد، رقم ۲۸۱۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۲۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۲۷۔ مسند ابو یعلیٰ، رقم ۱۵۰۴۔ مستخرج ابو عوانہ، رقم ۹۰۹۔ شرح معانی الآثار، رقم ۱۸۸۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۳۶۹، ۲۳۷۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۵۷۸۷، ۱۵۷۸۸۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۵۷۰، ۵۷۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۴۹۱۷، ۴۹۲۲، ۴۹۲۴۔ المسند المستخرج علیٰ صحیح مسلم، رقم ۱۹۷۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۹۲۱، ۶۶۶۷۔

ابو مرثد رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۱۵۴۱ اور شرح معانی الآثار، رقم ۱۸۹۱ میں بھی نقل ہوا ہے۔

— ۳ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ[1]، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ

عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ [رَجُلٍ مُسْلِمٍ»][2].

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آگ کے دہکتے انگارے پر بیٹھ جائے، پھر وہ اُس کے کپڑے جلا دے اور اُس کی کھال تک پہنچ جائے، یہ اِس سے بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کی قبر پر بیٹھے[1]۔

۱۔ یعنی دعا و مناجات کے لیے یا معتکف ہو کر بیٹھے۔ یہ ظاہر ہے کہ عبادت ہی کی ایک صورت ہے جو نہ کسی جگہ کو تھان قرار دے کر کبھی جائز ہو سکتی ہے اور نہ غیر اللہ کے لیے۔

متن کے حواشی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۱۶۱۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند طیالسی، رقم ۲۶۵۷۔ مسند احمد، رقم ۷۹۰۹، ۸۸۴۳، ۹۵۱۹، ۱۰۶۰۸۔ سنن ابو داؤد، رقم ۲۸۱۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۵۵۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۵۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۲۷۔ شرح معانی الآثار، رقم ۱۸۹۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۲۴۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۲۷۔ المسند المستخرج علیٰ صحیح مسلم، رقم ۱۹۷۶۔ معرفۃ السنن والآثار، رقم ۱۹۴۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۶۶۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۵۲۹۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۸۸۴۳۔

— ۴ —

عَنْ عَائِشَةَ،[1] قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: «لَعَنَ اللهُ[2] الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»[3]،

قَالَتْ: فَلَوْلَا ذَاكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جس بیماری سے جاں بر نہیں ہو سکے، اُس میں آپ نے فرمایا: اللہ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت کی ہے، اِس لیے کہ اُنھوں نے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اِس کے بعد سیدہ نے کہا: چنانچہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کو کھلا رہنے دیا جاتا، مگر اِس کا اندیشہ تھا کہ اُس کو بھی اِسی طرح سجدہ گاہ بنا لیا جائے گا[۱]۔

۱۔ یہ سیدہ نے اِس کی وجہ بیان کی ہے کہ آپ کی قبر بند کمرے میں کیوں بنائی گئی۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۸۲۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مصنف عبد الرزاق، رقم ۹۵۲۱، ۱۵۴۵۱۔ الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، رقم ۲۰۵۰، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۱۱۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۷۷۳۷، ۷۳۸۲، ۱۱۵۸۱۔ مسند اسحاق، رقم ۶۶۳، ۱۲۰۴، ۱۵۲۹۔ مسند احمد، رقم ۱۸۱۴، ۲۳۵۰۹، ۲۳۹۵۲، ۲۴۳۳۱، ۲۵۳۳۷، ۲۵۷۵۶، ۲۵۷۵۹۔ سنن دارمی، رقم ۱۳۷۲۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۵۰، ۱۳۰۷، ۳۲۱۹، ۴۱۱۲، ۴۱۱۴، ۵۳۹۴۔ صحیح مسلم، رقم ۸۲۸، ۸۳۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۶۹۶، ۲۰۲۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۷۳، ۲۱۵۸، ۶۸۲۱، ۶۸۲۳، ۶۸۲۵۔ مسند سراج، رقم ۵۰۰۔ مستخرج ابو عوانہ، رقم ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۴۱۵۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۳۷۶، ۳۲۶۱، ۶۷۶۹۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۷۹۴۳۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۳۰۶۶۔ المسند المستخرج علیٰ صحیح مسلم، رقم ۱۰۲۴، ۱۰۲۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۶۷۱۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

موطا امام مالک، رقم ۲۹۳۔ مسند طیالسی، رقم ۶۶۵۔ مسند اسحاق، رقم ۲۶۵۔ مسند احمد، رقم ۸، ۵۸۹،

۶۷۳۴، ۷۶۲۹، ۷۶۳۸، ۸۹۳۸، ۹۶۳۷، ۱۰۴۸۸، ۱۰۸۸۹، ۲۱۲۲۵۔ صحیح بخاری، رقم ۴۱۲۔ صحیح مسلم، رقم ۸۲۹، ۸۳۰۔ سنن ابو داؤد، رقم ۲۸۱۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۳۰، ۲۱۵۹، ۶۸۲۴۔ مسند ابو یعلیٰ، رقم ۵۷۹۱، ۶۶۴۱۔ مسند سراج، رقم ۵۰۱، ۵۰۲۔ مستخرج ابو عوانہ، رقم ۹۱۳، ۹۱۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۳۷۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۹۰۰۷۔ المسند المستخرج علیٰ صحیح مسلم، رقم ۱۰۲۵، ۱۰۲۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۶۷۰۔

۲۔ بعض روایتوں میں 'لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى' کے بجاے 'قَاتَلَ اللّٰهُ يَهُودَ' کے الفاظ آئے ہیں، یعنی اللہ یہود کو غارت کرے۔ ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، رقم ۸۲۹۔

۳۔ الطبقات الکبریٰ، رقم ۲۰۵۰ میں سیدہ کا یہ تبصرہ بھی نقل ہوا ہے: 'يُحَذِّرُهُمْ مِثْلَ مَا صَنَعُوا'، یعنی اِس سے مقصود تھا کہ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے اِس طرح کے کاموں سے بچتے رہنے کی تلقین کی جائے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۵

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ،[۱] قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ، وَهُوَ يَقُولُ: «إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ، أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى، قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ».

عبد اللہ بن حارث نجرانی، جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے بتایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے پانچ روز قبل یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

میں اللہ کے حضور اِس چیز سے براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اُسی طرح اپنا خلیل بنا لیا ہے، جس طرح اُس نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تھا[1]۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر ہی کو خلیل بناتا۔ تم خبر دار رہو، تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے، کہیں تم اِن قبروں کو عبادت گاہ نہ بنا بیٹھنا، میں تم لوگوں کو اِس بات سے منع کرتا ہوں۔

۱۔ یعنی اپنے ساتھ دوستی کے لیے خاص کر لیا تھا، اور جب اللہ کسی کو اپنے ساتھ دوستی کے لیے خاص کر لے تو کوئی دوسرا اُس کا خلیل کس طرح ہو سکتا ہے؟

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۸۳۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، رقم ۳۲۶۵۔ صحیح مسلم، رقم ۸۳۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۶۱۰۔ مسند رویانی، رقم ۹۵۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۵۶۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۶۶۴، ۴۴۹۰۔ مستدرک حاکم، رقم ۳۹۴۶۔ المسند المستخرج علیٰ صحیح مسلم، ابو نعیم، رقم ۱۰۲۸۔

— ۶ —

عَنْ جَابِرٍ،[1] قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ[2].

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر چونا لگانے، اُس پر بیٹھنے اور عمارت بنانے سے منع فرمایا[1]۔

۱۔ اِس ہدایت سے بھی یہی مقصود تھا کہ قبریں لوگوں کے لیے زیارت گاہوں کی صورت اختیار نہ کر لیں کہ مبادا وہ اُنھیں سجدہ گاہ بنانے لگیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۱۶۱۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند طیالسی، رقم ۱۸۹۵۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۶۳۱۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۱۵۰۴، ۱۱۵۲۶۔ مسند احمد، رقم ۱۳۸۶۴، ۱۴۳۵۱، ۱۴۲۶۹۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۰۸۲۔ صحیح مسلم، رقم ۱۶۱۶، ۱۶۱۷۔ سنن ترمذی، رقم ۹۷۰۔ سنن ابو داؤد، رقم ۲۸۱۰۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۵۵۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۱۰، ۲۰۱۲، ۲۰۱۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۴۰، ۲۱۴۱۔ شرح معانی الآثار، رقم ۱۸۹۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۲۴۱، ۳۲۴۲، ۳۲۴۳، ۳۲۴۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۳۰۱، ۱۳۰۲۔ المسند المستخرج علیٰ صحیح مسلم، رقم ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۲۴۹۔

۲۔ بعض روایات، مثلاً مستدرک حاکم، رقم ۱۳۰۱ میں اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'وَنَهَى أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ'، یعنی قبروں پر لکھنے سے بھی منع فرمایا۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة**. ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة المكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي.

بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسمٰعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com